بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ — ایڈیٹر — روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۹ تبلیغ ۱۳۴۲ ہش ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ ۹ فروری ۱۹۶۳ء | نمبر ۳۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ فروری بوقت ۱/۲ ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کو لازم ہے کہ وہی رنگ اختیار کرے جو صحابہؓ کا طرۂ امتیاز تھا

اس کے بغیر وہ اس غرض کو پورا کرنے والے نہیں بن سکتے جس کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں

"صحابہ کرامؓ کی حالت کو دیکھو کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کے لئے کیا کچھ نہ کیا۔ جو کچھ انہوں نے کیا اسی طرح پر ہماری جماعت کو لازم ہے کہ وہی رنگ اپنے اندر پیدا کریں بدوں اس کے وہ اس اصلی مطلب کو جس کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں پا نہیں سکتے۔ کیا ہماری جماعت کو زیادہ حاجتیں اور ضرورتیں لگی ہوئی ہیں جو صحابہؓ کو نہ تھیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے اور آپؐ کی باتیں سننے کے واسطے کیسے حریص تھے

اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ساتھ ہے یہ درجہ عطا فرمایا ہے کہ وہ صحابہؓ کی جماعت سے ملنے والی ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ مفسروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعودؑ والی جماعت ہے اور یہ گویا صحابہؓ کی ہی جماعت ہوگی اور وہ مسیح موعودؑ کے ساتھ نہیں درحقیقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی ساتھ ہیں کیونکہ مسیح موعود آپ ہی کے ایک جمال میں آئے گا اور تکمیل تبلیغ و اشاعت کے کام کے لئے وہ مامور ہوگا۔ اس لئے ہمیشہ دل غم میں ڈوبتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بھی صحابہؓ کے انعامات سے بہرہ ور کرے ان میں وہ صدق و وفا وہ اخلاص اور اطاعت پیدا ہو جو صحابہؓ میں تھی یہ خداؐ کے سوا کسی سے ڈرنے والے نہ ہوں متقی ہوں کیونکہ خدا کی محبت متقی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ۔"

(الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۰۰ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔ آج رات کا اکثر حصہ بے چینی اور بے خوابی میں گزرا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین

ربوہ میں اوقات سحر و افطار

تاریخ	انتہائے سحر	وقت افطار
۱۳ رمضان بروز جمعہ	—	۵-۵۰
۱۴ " " ہفتہ	۵-۳۴	۵-۵۱
۱۵ " " اتوار	۵-۳۳	۵-۵۱

یوم مصلح موعود کے متعلق اعلان

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود ہے۔ اس تقریب پر جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ امسال ۲۰ فروری کو بدھ کا دن ہوگا۔ ماہ صیام کی وجہ سے ان مبارک ایام میں بعض جماعتوں میں ظہر سے عصر تک اور بعض جماعتوں میں عصر سے مغرب تک قرآن کریم کا درس ہوتا ہے۔ نیز عشاء کے بعد نماز تراویح ادا کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ۲۰ فروری کو رخصت کا دن نہ ہونے کی وجہ سے ظہر سے پہلے ملازم پیشہ دوست جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ گزشتہ سے پیوستہ سال بعض جماعتوں نے مذکورہ عذرات کی وجہ سے درخواست کی تھی کہ یہ دن کسی اتوار کو منانے کی اجازت دی جائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استصواب کرنے پر تبدیلی منظور فرمالی تھی۔ لہٰذا امسال بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق جن جماعتوں میں ۲۰ فروری بروز بدھ جلسہ مصلح موعود نہ ہو سکتا ہو وہ ۲۴ فروری بروز اتوار جلسہ منعقد کرلیں۔ باقی جماعتیں ۲۰ فروری بروز بدھ اپنے اپنے ہاں سب کریں جلسے اس دن کے شایان شان ہوں اور رپورٹیں بھجوائی جائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

چندہ تعمیر وقف جدید حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب آف عدن نے دفتر وقف جدید کی تعمیر کے لئے مبلغ ایک ہزار روپے کا وعدہ ارسال فرمایا ہے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء جماعت کے مخلص احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

جلال اور جمال کا کامل امتزاج

(از مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر)

ذاتِ باری تعالیٰ جل شانہٗ کا اسلامی تصور یہ ہے کہ وہ جلالی اور جمالی تمام صفاتِ حسنہ کا حقیقی مالک ہے اور حسن و خوبی کے اِن دونو پہلوؤں میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔ ہمارے پیارے مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم فداہٗ نفسی مظہر اتم الوہیت ہیں آپ نے سب سے بڑھ کر تخلّق باخلاق اللہ کا نقشہ اپنے اندر پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جلالی جمالی کے اکمل ترین مظہر قرار پائے۔ حضور صلعم اپنے جلال مبارک میں بھی سب انسانوں سے بڑھ کر تھے اور جمال مبارک میں بھی ہر فرد بشر سے بلند تر مقام پر فائز تھے اور جلال و جمال کے کامل ترین اور حسین ترین امتزاج کا نمونہ آپ کی ذات بابرکات میں ہے۔

صحابہ کرامؓ سے لے کر اب تک ہر دور کے سچے مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہٗ نفسی کے نور سے اکتساب فیض کرتے رہے ہیں اور آپ کے جلال و جمال کا جلوہ کروڑوں دلوں کو منور کرتا چلا آیا ہے۔ اور ہر صدی کی جماعت مومنین علیٰ حسب مراتب حضور صلعم کے اخلاقِ حسنہ کا نقشہ اپنے اندر پیدا کرتی رہی ہے۔ جلال و جمال کا کامل ترین امتزاج صرف حضور صلعم کی ذات بابرکات میں تھا اور آپ کے متبعین اگرچہ حسن و خوبی کے ان دونو پہلوؤں سے فیض حاصل کرتے رہے ہیں۔ مگر اپنی استعداد اور حالات زمانہ کے پیش نظر ایک دور کی جماعت مومنین غالب پہلو صفات جلال کی طرف رہا ہے تو دوسرے دور کی جماعت مومنین کا غالب پہلو صفات جمال کی صورت میں نمودار ہوا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ کی جماعت نے گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی کی صفات جمالیہ سے بھی وافر طور پر کسب فیض کیا مگر ان کا غالب رجحان صفات جلال کی طرف تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی کی پیش خبریوں کے مطابق موجودہ زمانہ میں مسیح موعود کی جماعت کا غالب رجحان حضور صلعم کی صفات جمال سے منور ہونے کی طرف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام ہیں (۱) محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے۔ جو ایک آتشی شریعت ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ...... ذالک مثلھم فی التوراۃ۔ (۲) دوسرا نام احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ نام انجیل میں ہے جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الہٰی ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جلال و جمال دونو کے جامع تھے۔ مکہ کی زندگی جمالی رنگ میں تھی اور مدینہ کی زندگی جلالی رنگ میں اور پھر یہ دونو صفتیں امت کے لئے اس طرح تقسیم کی گئیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو جلالی رنگ کی زندگی عطا ہوئی اور جمالی رنگ کی زندگی کے لئے مسیح موعود کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر ٹھہرایا" (اربعین نمبر۴)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا ایک محکمانہ امتحان ہو رہا ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس امتحان میں اعلیٰ کامیابی عطا کرے۔ آمین۔ عبد الحکیم فیلڈ اسسٹنٹ زراعت پیر محل ضلع لائلپور

۲۔ میری لڑکی عزیزہ ثریا بیگم کا بچہ کراچی میں تشویشناک طور پر ایک ہفتہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے اس کی جلد صحت یابی کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد شفیع احمدی ہیڈ کلرک۔ ایچی سن کالج۔ گمال لاہور ۳)

۳۔ خاکسار چار پانچ ماہ سے مسلسل بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب خاکسار کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (ضیاء الدین ہیڈ ماسٹر پائی ضلع سیالکوٹ)

۴۔ میرے والد صاحب محترم عرصہ ۵ پانچ سے بیمار ہیں۔ اب خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مرزا عبد الغنی ربوہ حال کراچی)

۵۔ ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب کراچی میں بعارضہ بندش پیشاب و بلڈ پریشر علیل ہیں اور اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار: محمد احسن خان راولپنڈی)

۶۔ میری دادی جان کو کئی دنوں سے بخار ہے۔ احباب دعا کے لئے درخواست ہے (عبد السمیع حویلی لوہاراں معزبی ضلع سیالکوٹ)

حافظ کلاس کیلئے بچے بھجوائے جائیں

(از مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد)

دنیاوی تعلیم کے لئے لوگ اپنے بچوں کو سکولوں اور کالجوں میں داخل کراتے ہیں۔ اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر دین کے حصول کے لئے بہت کم احباب اپنے بچوں کو دینی ادارہ جات میں داخل کراتے ہیں۔ مرکز ربوہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت "جامعہ احمدیہ" کا ادارہ قائم ہے۔ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ احمدیہ کی صورت میں اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جس کی آبیاری کی۔ افسوس ہے کہ وہ احباب جماعت جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی دی ہے وہ اس میں اپنی اولاد کو برائے حصول تعلیم بھیجنے کی سعادت سے محروم ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ وہ اس سعادت سے بہرہ ور ہوں۔

اس ادارہ کے ماتحت ایک "حافظ کلاس" ہے۔ جس میں قرآن کریم حفظ کرایا جاتا ہے رمضان المبارک کے موقعہ پر نظارت ہذا کو ہمیشہ احساس ہوتا ہے۔ جبکہ بہت سی جماعتوں کی طرف سے قرآن کریم کے لئے حفاظ کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ نظارت اصلاح و ارشاد احباب کی توجہ اس طرف منعطف کراتی ہے۔ امراء اور عہدیداران کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں تحریک کر کے ذہین اور قابل لڑکے حفظ قرآن کے لئے حافظ کلاس میں بھجوائیں۔ اس بارہ میں پہلے جناب پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ سے خط و کتابت کی جائے

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

جماعتوں کی توجہ کے لئے

گذشتہ سال میں اخبار الفضل میں اعلان کیا گیا تھا کہ جماعتوں کے نئے انتخابات کے موقعہ پر سیکرٹری زراعت کا بھی انتخاب کرایا جائے۔ مگر بہت کم جماعتوں نے اس طرف توجہ دی۔

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اس کی تقریباً ۸۰ فیصدی آبادی زراعت پیشہ ہے۔ زمیندار اس معاشرہ کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ ان کی فلاح و بہبود اور ان کے محدود ذرائع سے ان کی آمد بڑھانا قوم و ملک کی خدمت ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ نئی نئی زرعی معلومات ان تک پہنچائی جائیں۔ جب تک کسی ایک شخص کے سپرد یہ ذمہ داری نہ کی جائے کام خوش اسلوبی سے نہیں ہو سکتا۔

جن جماعتوں میں اب تک سیکرٹری زراعت مقرر نہ ہوئے ہوں وہ اب مقرر کر کے نظارت علیا سے منظوری حاصل کر لیں۔ اور نظارت ہذا کو بھی اطلاع کریں۔ (ناظر زراعت)

قائدین مجالس و ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مجلس اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ کے لئے نئے الگ رپورٹ فارم شائع ہو چکے ہیں لہٰذا جنوری ۶۳ء کی رپورٹیں اس فارم پر آنی چاہئیں۔ اگر آپ کو یہ فارم نہ ملے ہوں تو مرکز سے منگوالیں۔ (شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے والد حاجی اسد جو صاحب ۶۲-۱۲-۲۸ کو بھارتی کشمیر میں فوت ہو گئے ہیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ جملہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کا حافظ ہو۔ (خاکسار بشیر احمد گلگتی مسجد نور مری روڈ راولپنڈی)

۷۔ برادرم ملک عبد الرحمٰن صاحب مالک سنٹرل فلور ملز قصور اب بفضلہ رو بصحت ہیں اور ہسپتال سے واپس گھر آ گئے ہیں برادرم محترم ان تمام احباب کا جنہوں نے ان کے واسطے دعائیں کیں ان کو خطوط لکھے یا خود تشریف لائے بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اپریشن کے بعد زخم کے بہت بڑا ہونے کی وجہ سے تکلیف ابھی باقی ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک ناصر الدین خان بی اے انسپکٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور)

۸۔ خاکسار کے برادر مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ایس ڈی او پبلک ہیلتھ سروس نواب شاہ سندھ میں سر میں چکر آنے کی وجہ سے علیل ہیں جس کی وجہ سے دل پر بھی کافی اثر ہے۔ احباب برادرم موصوف کی صحت کیلئے دعا فرمائیں (مسعود احمد [illegible])

۹۔ میری اہلیہ خدیجہ بیگم کی صحت خراب ہے کمزور بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

خاکسار ایم ایس طاہر۔ پروپرائٹر ایسٹرن ٹیوب ویل کمپنی چھانگا مانگا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ فروری ۱۹۶۳ء

دلوں کو پھیر دینے والی ایمانی قوت

شراب خوری کے تعلق میں معاصر ہفت روزہ "المنبر" لائل پور نے ایک نہایت خیال انگیز جائزہ اپنی اشاعت ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ میں شائع کیا ہے چنانچہ معاصر رقمطراز ہے:

"شراب کو اہل عقل ام الخبائث کہتے ہیں۔ اسلام نے اسے حرام قطعی قرار دیا ہے اور تاریخ کی گواہی یہ ہے کہ جس دن سید الرسل محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں حرمت شراب کا اعلان فرمایا۔ اس روز مدینۃ النبی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات) کی گلیوں میں شراب سیلاب کے پانی کی طرح بہہ رہی تھی۔ لوگوں نے شراب کے مٹکے توڑ دیئے۔ اور وہ جن کی گھٹی میں شراب شامل تھی اور جنہوں نے نسلاً بعد نسل اس کی عادت ورثے میں پائی تھی نہ صرف یہ کہ انہوں نے اس ام الخبائث کو ترک کر دیا۔ بلکہ ایسے واقعات صفحات تاریخ پر آج بھی ثبت موجود ہیں کہ جب منادی کی آواز پینے والوں کے کانوں تک پہنچی تو جن کے جام لبوں کو چھو چکے تھے کی مجال کہ ایک قطرہ شراب ہونٹوں سے متجاوز ہوا ہو۔ انہوں نے وہیں جام سبو کو توڑ ڈالا اور دیکھتے ہی دیکھتے اہل ایمان کے گھر شراب سے خالی ہو گئے۔" (ہفت روزہ "المنبر" لائل پور ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ)

اس کے بعد معاصر نے کراچی کی ایک کانفرنس کا ذکر کیا ہے جس میں جناب شیخ مسعود صادق نے کہا ہے کہ

"اگر مغربی پاکستان میں شراب پر فی الفور مکمل پابندی لگا دی گئی۔ تو نہ صرف یہ کہ حکومت کو بھاری مالی نقصان ہوگا ملک کو معقول زرمبادلہ سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔"

ان الفاظ پر معاصر مذکور نے سخت تنقید کی ہے اور بتایا ہے کہ اگر مالی نقصان اور زرمبادلہ کے ضیاع ہی کا خیال پیش نظر ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ خواہ کام کتنا اخلاق سے گرا ہوا ہو اور اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والا کیوں نہ ہو اگر اس کے ذریعہ مالی فائدہ ہوتا ہے اور زرمبادلہ ملتا ہے تو وہ مباح ہے معاصر کی یہ دلیل واقعی نہایت قابل غور ہے۔

معاصر نے ان لوگوں کی ستم ظریفی کا پردہ چاک کیا ہے۔ جو اقتصادی نقطۂ نظر سے شراب خوری جیسے قبیح کام کی ممانعت کے لئے تو ہچکچاتے ہیں۔ مگر جو اپنی تقریروں میں اسلام کے محامد و فضائل اور معاشرہ کی اصلاح پر پرانے جوش و خروش کا اظہار کرتے ہیں چنانچہ معاصر لکھتا ہے:

"اور بعینہٖ وہی تقاریر ہیں جو پندرہ سال میں ہونے والے ہر وزیر اعظم نے ہر وزیر اعلیٰ نے ہر مرکزی اور صوبائی وزیر نے ہر گورنر نے اور مارشل لاء کے ہر بڑے چھوٹے لیڈر نے اس ملک میں کی ہیں اور ان سب کے زمانے میں بدکاری بطور پیشہ جاری رہی ہے، شراب کی کشید۔ فروخت اور شراب کے لائسنس جاری کرنے کا کام ترقی پذیر رہا ہے۔ اور اس کے بالمقابل اس ملک میں اسلام کا نعرہ بلند کرنے والوں نے مطالبات کے ذریعہ، عوامی دباؤ کے ذریعہ، تحریکات کے ذریعہ، احتجاجی قراردادوں کے ذریعہ اور اقتدار سے محروم کر دینے کی دھمکیوں کے ذریعہ خلاف اسلام سرگرمیوں سے باز آنے اور اسلامی نظام نافذ کرنے کی جدوجہد جاری رکھی۔

اس دو طرفہ عمل اور ردعمل کا نتیجہ یہی برآمد ہوا ہے کہ شراب میں ۵ گنا اضافہ ہوا۔ قحبہ گری کے نظام نے مملکت اندر مملکت کی سی صورت اختیار کر لی اور ہر دوسری بے حیائی میں بے تحاشا اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔" (المنبر ۲۲ رمضان المبارک)

معاصر کی یہ عبارت نہایت قابل غور ہے اور اس میں معاصر نے اس عظیم اصول کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جب تک انسان کا دل نہ پھرے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کو برائی سے موڑ نہیں سکتی اسلامی اخلاق کسی انسانی جبر یا حکمت سے پیدا نہیں کی جا سکتا آپ خواہ کتنی سختی کریں کیسے ہی سخت قانون کیوں نہ بنائیں۔ کتنی حکمتیں کیوں نہ بگھاریں جب تک دلوں میں تبدیلی نہ ہو۔ اس وقت تک معاشرہ سے ان برائیوں کا استیصال نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم نے اسی لئے شروع ہی میں فرما دیا ہے کہ

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین

یعنی یہ کتاب متقیوں کی ہدایت کے لئے ہے۔ پھر متقیوں کی صفات یہ بتائی ہیں کہ

الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون اولٰئک علٰی ھدًی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون۔

یعنی وہ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ جو اس کلام پر ایمان لاتے ہیں جو ہم نے (اے رسول) تم پر اتارا ہے اور اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ جو ہم نے تم سے پہلے اتارا ہے۔ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کتنے مختصر اور جچے تُلے الفاظ میں "اصلاح" کا صحیح طریقہ بیان فرما دیا ہے۔ گویا جب تک انسان اپنے دل میں ایسی تبدیلی نہ پیدا کرے۔ اس کو قرآن کریم کا اصلاحی پروگرام بھی کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ ایک انسان لاکھ بظاہر نیک اعمال بجا لائے جب تک اس کے دل میں تقویٰ نہ ہو نیک اعمال کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اعمال کئی طرح سے ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں۔ ایک شخص جو بظاہر بڑا نمازی ہے اور خیرات بھی بظاہر بڑی کرتا ہے۔ اگر اس کے دل میں ان اعمال کے لئے اخلاص نہیں ہے۔ تو اس کے دل میں شیطان داخل ہو چکا ہے۔ اور وہ یہ بظاہر نیک اعمال کسی اور غرض کے لئے بجا لا رہا ہے۔ وہ دنیا کو دراصل فریب دینا چاہتا ہے۔ آج کل بعض مولوی کیوں بدنام ہیں اسی لئے کہ ان کے اسلامی اعمال کے پیچھے تقویٰ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ خطرہ کا الارم سمجھے جاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج داڑھی کی قدر نہیں رہی۔ کیونکہ اکثر مکار لوگ یہ بھروپ دھوکا دینے کے لئے بھر لیتے ہیں۔

(باقی)

فدیہ کے متعلق ضروری یاددہانی

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

فدیہ کے متعلق میرا اعلان الفضل میں چھپ چکا ہے۔ اب چونکہ رمضان کا مہینہ نصف کے قریب گزر گیا ہے اس لئے یہ اعلان بطور یاددہانی کیا جاتا ہے کہ جو دوست کسی **حقیقی شرعی معذوری** کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتے ہوں اور وہ اپنے فدیہ کی رقم بغرض تقسیم مرکز میں بھجوانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ بہت جلد اپنی رقم میرے دفتر میں بھجوا دیں تاکہ رمضان کے اندر اندر غریب مستحقین میں رقم تقسیم کی جا سکے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ فدیہ اپنے کھانے کی حیثیت کے مطابق دینا چاہیئے۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ناظر خدمت درویشاں ربوہ

۷ رفروری ۱۹۶۳ء

وقف جدید کے وعدے جلد بھجوائیں

ضلع سیالکوٹ کے جملہ امراء کرام و دیگر عہدہ داران سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے وعدے برائے سال ششم جلد روانہ فرما دیں اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے چندہ وقف جدید وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس برموقع جلسہ سالانہ ۶۲ء

(۲)

خاتم النبیین میں خاتم کے ایک معنے بعض علماء نے مہر بھی لئے ہیں اور خود مودودی صاحب نے بھی کئے ہیں جیسا کہ وہ اپنے کتابچہ "ختم نبوت" کے صـ۱۲ پر لکھتے ہیں:-

"عربی لغت ومحاورے کی رو سے خاتم سے مراد وہ مہر ہے جو لفافے پر اس لئے لگائی جاتی ہے کہ نہ اس کے اندر سے کوئی چیز باہر نکلے نہ باہر کی کوئی چیز اندر آئے"۔

اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نبیوں کی مہر ہونے سے یہی مراد ہے تو پھر حضرت عیسٰیؑ جو گذشتہ نبیوں میں سے ایک نبی ہیں یقیناً آپ کے بعد دوبارہ ظاہر نہیں ہوسکتے۔ مگر مودودی صاحب کا اپنا یہ عقیدہ ہے کہ وہ ضرور دوبارہ آئیں گے۔

اور ہمارے نزدیک بھی خاتم کے معنے مہر لینا درست ہیں مگر مہر تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہے۔ مثلاً لفافہ پر جس ڈاک خانہ کی مہر لگائی جاتی ہے وہ یہ بتانے کے لئے ہوتی ہے کہ یہ خط فلاں ڈاک خانہ سے روانہ ہوا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب شاہانِ عجم کو خطوط لکھے تو جیسا کہ حدیث میں ذکر ہے آپ نے چاندی کی ایک خاتم یعنی مہر بنوائی جس میں "محمد رسول اللہ" کے الفاظ کندہ کرائے اور ان خطوط پر وہ مہر لگائی تا معلوم ہو کہ یہ خط آپ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں اسی طرح حکام جو سمن اور دوسری دستاویزات پر مہریں لگاتے ہیں تو وہ تصدیقی مہریں ہوتی ہیں۔ اور اس معنی کے لحاظ سے خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ آپ نبیوں کی تصدیق کرنیوالے ہیں۔ یعنی کسی نبی کی نبوت اس وقت تک ثابت نہیں ہوسکتی جب تک کہ آپ اسکے مصدق نہ ہوں۔ چنانچہ انیسویں صدی کے درمیانی زمانہ کے مشہور مناظر جناب مولوی آل حسن صاحب، اپنی کتاب الاستفسار میں فرماتے ہیں:-

"از انجملہ اگلے سب انبیائے بنی اسرائیل پر ایمان لانے کی بسبب فقدان اسناد اور ثبوت تحریف بائیبل کے کوئی سبیل نہیں باقی رہی۔ بجز تصدیق حضرت خاتم النبیین کے"

(استفسار برحاشیہ ازالۃ الاوہام صـ۳۷۹)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ٹھیرایا گیا جسکے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہوگئے اور اب کمال نبوت صرف اس شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا۔ اور اس طرح ہر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا"

(ریویو بر مباحثہ چکڑالوی وبٹالوی صـ۶-۷)

پھر خاتم کا لفظ عربی زبان میں کمال اور فضیلت کے اظہار کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور عربی شاعر کہتا ہے۔

فجع القریض بخاتم الشعراء
وغدیر روضتھا حبیب الطائی

(وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ۱ صـ۱۲۳)

اس شعر میں شاعر نے حبیب الطائی شاعر کو خاتم الشعراء قرار دیا ہے جس سے اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ وہ ایک باکمال شاعر تھا جس میں شاعری کے تمام کمالات موجود تھے اور اسی لئے عربی زبان کا لفظ خاتم فارسی اور اردو میں بھی انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے مثلاً فارسی زبان کا ایک مشہور اور بلند پایہ شاعر انوری غیاث الدین بادشاہ کی تعریف میں کہتا ہے۔

مادر گیتی نزادہ زیر چرخ چنبری
پادشاہے چوں غیاث الدین گدا چوں انوری
بر تو سلطانی ست ختم وبر من مسکین سخن
چوں شجاعت بر علی بر مصطفےٰ پیغمبری

یعنی مادر گیتی نے آسمان کے نیچے غیاث الدین کی طرح کوئی بادشاہ اور انوری کی طرح کوئی گدا پیدا نہیں کیا۔ اے غیاث الدین تجھ پر سلطانی ختم ہے اور مجھ مسکین پر سخن ختم ہے جس طرح کہ حضرت علیؓ پر شجاعت ختم ہے اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہے۔

اور کبھی خاتم کے لفظ سے فقید المثال اور بے نظیر ہونا بھی مراد لیا جاتا ہے اور خاتم النبیین کے یہی معنے حضرت مولانا روم نے مثنوی میں لئے ہیں فرماتے ہیں ؎

بہر ایں خاتم شداست او کہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود

چونکہ در صنعت برد استاد دست
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است

(مثنوی مولانا روم دفتر ششم صـ۱۹ مطبوعہ ۱۹۳۱ء فیروز پرنٹنگ پریس لاہور)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس لئے خاتم النبیین ہوئے کہ نہ آپ سے پہلے کوئی نبی فیض رسانی اور کمالات نبوت میں آپ کی مثل اور آپ کا ہم رتبہ ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ آپ افضل الرسل اور جامع جمیع کمالات انبیاء ہیں۔ پھر مولانائے روم مثال دیتے ہیں کہ جب کوئی ماہر فن کسی صنعت میں آگے نکل جاتا ہے تو کیا تو اس سے یہ نہیں کہتا کہ یہ صنعت تجھ پر ختم ہے۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنی بھی ہیں کہ آپ سب انبیاء سے افضل اور اکمل اور جامع جمیع کمالات انبیاء ہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ بانئے دار العلوم دیوبند نے بھی اپنی کتاب تحذیر الناس میں یہی ظاہر کیا ہے کہ خاتم النبیین سے آپ کا افضل الانبیاء ہونا مراد ہے۔ (تحذیر الناس صـ۱۱)

پھر صـ۲۸ پر ساری بحث کا نتیجہ یہ نکالا ہے کہ

"اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی پر آپ کی فضیلت ثابت نہ ہوگی بلکہ افراد مقدرہ پر بھی آپ کی فضیلت ظاہر ہو جائے گی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا"

خاتم النبیین کے مذکورہ بالا معانی جو کہ مسلمہ بزرگان سلف ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئے ہیں۔ اور آپ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بعد مستقل اور شرعی نبوت کا خاتمہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور رسول بھیجے اور کتابیں بھیجیں اور سب کے آخر میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو خاتم الانبیاء اور خیر الرسل ہے"

(حقیقۃ الوحی صـ۱۴۱)

اور اپنے آخری خط بنام اخبار عام لاہور میں لکھتے ہیں:-

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جسکے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے"

(اخبار عام لاہور ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء)

اور فرماتے ہیں:-

"یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا لفظ دیکھ کر دھوکا کھاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانے میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانی کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے مقام نبوت تک پہنچایا اسلئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ اور میری نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث اور الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ہے ویسا ہی میرا نام امتی رکھا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صـ۱۵۰)

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کی برکت سے نبوت کا ملنا قرآنی آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء

والصالحین الآیۃ سے ثابت ہے یعنی خدا اور کامل رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی جو لوگ اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جن پر خدا کا انعام ہوا یعنی نبیوں صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین میں سے

اس آیت سے ظاہر ہے کہ امت محمدیہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے تمام وہ انعامات ملیں گے جو پہلی امتوں پر ہوئے بلکہ اس امت کو یہ ایک خاص فخر حاصل ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کو بھی آپ کی اطاعت کی برکت سے بوقت ضرورت نبوت کا انعام دیا جائے گا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں

"ابوبکر افضل ھذہ الامۃ
الا ان یکون نبی"

(کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق
الامام عبد الرؤف المنادی)

یعنی حضرت ابو بکر رضا امت محمدیہ میں سب سے افضل فرد ہیں مگر یہ کہ کوئی نبی ہو یعنی امت محمدیہ میں اگر کوئی نبی ہوا تو حضرت ابو بکر رضا اس سے افضل نہیں۔

اس قسم کی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم مانتے ہیں اس قسم کی نبوت کا امت محمدیہ میں پایا جانا قرآن مجید حدیث اور سلف صالحین کے اقوال سے ثابت ہے اور اس عقیدہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور امت محمدیہ کی اصل شان پورے کمال سے ظاہر ہوتی ہے ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بوجہ خاتم النبیین ہونے کے ایسے عظیم الشان نبی ہیں کہ کوئی بڑے سے بڑا روحانی انعام ایسا نہیں جو پہلے کسی انسان پر ہوا ہو اور آپ کی امت کی پیروی کی برکت سے نہ مل سکتا ہو۔ پہلے انبیاء کی پیروی کی برکت سے صدیق ہوئے شہید ہوئے اور صالح ہوئے لیکن امتی نبی کوئی نہ ہوا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خاص فخر بخشا گیا ہے کہ آپ کا ایک امتی بھی نبوت کے مقام کو حاصل کر سکتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"پہلے زمانوں میں جو کوئی نبی ہوتا تھا وہ کسی گذشتہ نبی کی امت نہیں کہلاتا تھا گو اس کے دین کی نصرت کرتا تھا اور اس کو سچا جانتا تھا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا اور رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی امت سے باہر ہو بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ انہیں کے فیض اور انہی کی دساطت سے ملتا ہے۔ اور وہ امتی کہلاتا ہے۔ نہ کوئی مستقل نبی"۔

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص۸، ۹)

پس خاتم النبیین کی جو تشریح ہم کرتے ہیں اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اور مرتبہ بہ نسبت اس تشریح کے جو ہمارے مخالف مولوی صاحبان کرتے ہیں بہت بلند و بالا ثابت ہوتا ہے۔

مگر تعصب بہت بری بلا ہے وہ انسان کی عقل و فکر کو ماؤف اور اسے صحیح الکلاب فکر سے یکسر محروم کر دیتی ہے آپ حیران ہوں گے کہ ایک مولوی صاحب نے عیسائیوں کی تردید میں ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے اس میں وہ عیسائیوں کو حضرت مسیح سے متعلقہ مسائل کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ ہمارے نزدیک مرزائیوں کی نسبت عیسائیوں کے عقائد اچھے ہیں۔

مدت ہوئی ارتداد ملکانہ کے زمانہ میں جب کہ احمدی مجاہدین ملکانوں کو دوبارہ اسلام میں واپس لا رہے تھے مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی دربھنگی نے بھی لکھا تھا

"احمدی لوگ کافر ہیں مسلمانوں کا ہندوؤں اور عیسائیوں سے اتفاق ہو سکتا ہے وہ ان سے اچھے ہیں مگر ان سے نہیں ہو سکتا یہ سب کافر ہیں اور ان کے کفر کی وجہ سے دریافت کرنے والا بھی کافر ہے"

("وکیل" ۳ رمئی ۱۹۲۳ء)

اللہ اللہ ان حضرات علماء کے نزدیک عیسائیوں کے عقائد اس شخص کے عقائد سے اچھے ہیں جو کہتا ہے ؎

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح زمان ہے

اور جو تمام ان لوگوں کو جو زمین پر رہتے ہیں اور سب انسانی روحوں کو جو مشرق و مغرب میں آباد ہیں ان پر شوکت الفاظ میں دعوت دیتا ہے۔

"کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے"

(تریاق القلوب)

اور جو آپ کے بلند مقام اور عالی مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے :۔

"یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود و سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ لگانا کسی انسان کا کام نہیں افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز سے واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ ہمیں میسر آیا ہے"۔

(حقیقۃ الوحی ص۱۱۵-۱۱۶)

(باقی)

لجنہ اماء اللہ کے امتحان میں

اوّل آنے کی خوشی میں

محترمہ القیوم صاحبہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جھنگ صدر نے لجنہ اماء اللہ کے امتحان (تذکرۃ الشہادتین) میں اول آنے کی خوشی میں کسی مستحق کے نام تین ماہ کے لئے روزنامہ اخبار الفضل جاری کرایا ہے

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کو یہ کامیابی مبارک کرے (آمین) اور انہیں مزید دینی ترقیات سے نوازے۔

(مینیجر)

حقیقت نبوت پر تبصرہ اور ہمارا جواب

بقیہ صہ ۶ سے آگے

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کمال دانش مندی سے اس مضمون کو بیان کیا ہے کاش کوئی بصیرت سے کام لے۔

میں مصری صاحب کو اس موقعہ پر یہ کہنے کے لئے مجبور ہوں کہ آپ نے سخن شناسی سے کام نہیں لیا اگر وہ میری تشریح کو اب بھی نہ مانیں تو پھر وہ علماء کے ایسے اقوال پیش کریں جن میں انہوں نے یہ کہا ہو کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور انبیائے بنی اسرائیل جو موسےٰ علیہ السلام کے بعد ہوئے مستقل انبیاء نہیں تھے یا یہ کہا ہو کہ یہ سب امتی نبی تھے اگر وہ ایسا نہ دکھا سکیں تو مسیح موعود کی ان عبارتوں کے ایسے معنے نہ لیں جن کو علماء کے اقوال سے دکھانے میں وہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے اور یہ معنی لے کر حضرت مسیح موعود کے مخالفوں کو مطعون کرنے کا سامان فراہم نہ کریں مجھ ناچیز کا کیا ہے میری بات اجماع امت کے متعلق جناب مصری صاحب کے نزدیک ثابت ہو یا نہ ہو انہیں مخالف لوگوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کا سامان فراہم نہیں کرنا چاہئے لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت کا پاس کر کے اگر مصری صاحب ان معنوں کو چھوڑ دیں تو پھر مجھے مطعون کرنے کا بھی انہیں حق نہیں۔

(باقی)

ضروری اعلان

چونکہ احباب درس القرآن سننے کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لے جاتے ہیں اور اس وقت ہمارے کارکن اخبار الفضل کا بل وصول نہیں کر سکتے اس لئے مہربانی فرما کر انتظام فرمائیں کہ بل آپ کے مکان پر مل جائے یا ہماری دکان پر دس تاریخ تک ادا کر کے رسید حاصل فرما لیں۔

ایجنٹ الفضل۔ ملک جی برادرز

وفات

میرے پیارے بھائی ملک عبد الرحمٰن صاحب کلرک بیت المال دو دن کی مختصر علالت کے بعد ۷، اور ۸، فروری ۱۹۶۳ء (مطابق ۱۲، ۱۳ رمضان المبارک) کی درمیانی رات رحلت فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔

(محمد شفیع نوشہری دار الرحمت وسطی ربوہ)

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا

تقریر "حقیقت نبوت" پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری

— ۳ —

امر دوم

امر دوم جو میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ چشمہ مسیحی کی جو عبارت مصری صاحب نے پیش کی ہے میرے نزدیک اس کا مفہوم صرف یہ ہے کہ علماء اقرار رکھتے ہیں کہ اسرائیلی انبیاء موسیٰ علیہ السلام کی شریعت تورات کا جوا اپنی گردن پر رکھتے ہوئے براہ راست نبوت کے انعام سے مشرف ہوئے اور پھر اسی شریعت سے روشنی حاصل کرتے تھے اور اسی شریعت کو بنی اسرائیل کے سامنے صحیح طور پر پیش کرتے ہیں بنی اسرائیل کے لئے بطور روشن چراغ کے تھے یہی حال حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا تھا موسےٰ علیہ السلام کے بعد آنے والے تمام انبیائے بنی اسرائیل نبی ہونے سے پہلے بھی اور بعد بھی موسوی شریعت کے ہی تابع تھے جب موسےٰ علیہ السلام کی پیروی میں ترقی کرکے وہ ولائت کے مقام پر پہنچ جاتے اور اس طرح خدا کے مقرب ہو جاتے تھے تو خدا تعالےٰ نبوت کے لئے ان کا براہ راست انتخاب کر لیتا تھا نبوت ان انبیا کی براہ راست اور مستقلہ ہی تھی۔ نبی ہو جانے کے بعد یہ کسی دوسرے نبی کے امتی نہیں کہلاتے تھے اگر چشمہ مسیحی کی مجمل عبارت کے متعلق میری یہ تشریح مصری صاحب کو مسلم نہیں اور انہیں اپنی تشریح پر اصرار ہے تو پھر وہ علماء کا ایسا اقرار دکھائیں کہ موسےٰ علیہ السلام کے بعد آنے والے اسرائیلی انبیا جن میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں براہ راست اور مستقل نبی نہ تھے بلکہ امتی نبی تھے اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو پھر انھیں میری تشریح مان لینی چاہیئے جو قرآن شریف کے بیان کے بھی مطابق ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کے بھی مطابق ہے کہ تمام انبیائے سابقین بالاصالہ اور مستقل نبی تھے، اور چونکہ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپ تمام امور اعتقادیہ میں اہل السنت کے اجماعی عقائد پر ہیں اس لئے انھیں امت کا یہی اجماعی عقیدہ قرار دینا چاہیئے کہ تمام انبیائے سابقین مستقل انبیا تھے اگر جناب مصری صاحب چشمہ مسیحی کی اس عبارت سے چند صفحات پہلے کی عبارت کا بامعان نظر مطالعہ فرما لیتے تو اس مجمل عبارت کا جو انھوں نے پیش کی ہے کبھی وہ مفہوم نہ لیتے جو انہوں نے مجھے جھٹلانے کے لئے لیا ہے حضرت مسیح موعودؑ اس عبارت میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"یہ لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں ہمارے سید و مولیٰ خیر الرسل و افضل الانبیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں جب کہ کہتے ہیں کہ اس امت میں عیسیٰ ابن مریم کا مثیل کوئی نہیں آ سکتا تھا اس نے ختم نبوت کی مہر توڑ کر اسرائیلی عیسےٰ کو کسی وقت خدا تعالےٰ دوبارہ دنیا میں لائے گا اس اعتقاد سے صرف ایک گناہ نہیں بلکہ دو گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں (۱) اول یہ کہ انھیں اعتقاد رکھنا پڑتا ہے کہ جیسا کہ ایک بندہ خدا کا عیسیٰ نام جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں تیس برس تک موسیٰ رسول اللہ کی شریعت کی پیروی کرکے خدا کا مقرب بنا اور مرتبہ نبوت پایا اس کے مقابل اگر کوئی شخص پچاس برس بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے تب بھی وہ مرتبہ نہیں پا سکتا گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کوئی کمال نہیں بخش سکتی . . . . اور ان کا اعتقاد یہ ہے کہ باعتبار اپنی دوبارہ آمد کے خاتم الانبیاء عیسیٰ ہی ہے اور وہی آخری قاضی اور حکم ہے اور نہیں سمجھتے کہ اس پیشگوئی کا تو یہ مقصود تھا کہ جب اس امت میں مثیل یہود پیدا ہوں گے ایسا ہی اس امت میں مثیل عیسےٰ بھی پیدا کرے جو ایک پہلو سے امتی ہو اور ایک پہلو سے نبی عیسیٰ بن مریم تو ان دونوں ناموں کا جامع نہیں ہو سکتا کیونکہ امتی وہ ہوتا ہے جو کہ محض نبی متبوع کی پیروی سے کمال پاوے مگر عیسےٰ تو پہلے کمال کما لی پا چکا"

اس عبارت میں یہ بیان ہے کہ مولویوں کو یہ اعتقاد رکھنا پڑتا ہے اور مصری صاحب کی پیش کردہ عبارت میں ہے وہ اقرار رکھتے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ یہ اقرار علماء کا استلزامی ہے نہ کہ لفظی کیونکہ کسی عالم نے کبھی یہ الفاظ نہیں لکھے کہ عیسےٰ علیہ السلام نبوت کی مہر توڑ کر آئیں گے اور نہ یہ لکھا ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام باعتبار اپنی دوبارہ آمد کے خاتم الانبیاء ہیں یہ دونو باتیں استلزامی ہیں جو ان کے اعتقاد کو اسی صورت میں لازم قرار دی جا سکتی ہیں جب کہ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو مستقل نبی مانتے ہوں اور پھر ان کے اصالتاً آسمان سے نزول کے قائل ہوں جب یہ بات واضح ہے کہ ان علماء کے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نبی ماننے بغیر یہ استلزام درست نہیں تو صاف ظاہر ہے کہ:-

"انھیں اعتقاد رکھنا پڑتا ہے کہ جیسا کہ ایک بندہ خدا کا عیسیٰ جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں تیس برس تک موسیٰ رسول اللہ کی پیروی کرکے خدا کا نبی بنا اور مرتبہ نبوت پایا"

کے اعتقاد کی تشریح ان علماء کے اس عقیدہ کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مستقل یعنی براہ راست نبی ایسی ہی ہو سکتی ہے کہ جب حضرت عیسےٰؑ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی پیروی کرکے خدا کے مقرب بن چکے جس حد تک اس شریعت کی پیروی سے مقرب بن سکتے تھے تو پھر انھوں نے مستقلہ نبوت کا مرتبہ پایا یعنی خدا تعالیٰ نے براہ راست ان کا انتخاب کیا اور انھیں نبی بنا دیا پس "مرتبہ نبوت پایا" کے فقرہ میں نبوت سے مراد نبوت مستقلہ ہے (مصری صاحب تو مستقلہ ہی کو نبوت سمجھتے ہیں) ورنہ غیر احمدی علماء کی مراد اس جگہ نبوت مستقلہ نہ ہو تو نہ ختم نبوت کی مہر ٹوٹنے کا استلزام درست رہتا ہے اور نہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے خاتم الانبیاء بننے کا استلزام درست رہتا ہے حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان علماء کے عقیدہ کو ان دونوں باتوں کا لازم ہونا ثابت کرنا چاہتے ہیں پس حضرت عیسےٰؑ کے مرتبہ نبوت پانے سے مراد اس عبارت میں براہ راست مرتبہ نبوت پانا یا مرتبہ نبوت مستقلہ پانا ہی ہو سکتا ہے پس ماحصل حضرت مسیح موعودؑ کی اس بحث کا یہ ہے کہ حضرت اقدس نے علماء کی طرف جو یہ اعتقاد منسوب کیا ہے:

جیسا کہ ایک بندہ خدا کا عیسیٰ نام جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں تیس برس تک موسیٰ رسول اللہ کی شریعت کی پیروی کرکے خدا کا مقرب بنا اور نبوت کا مرتبہ پایا اس کے بالمقابل اگر کوئی شخص پچاس برس بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے تب بھی وہ مرتبہ نہیں پا سکتا۔

مسیح موعودؑ کا مرتبہ نبوت پانا

یہ اعتقاد بطور حجت ملزمہ ہے کہ جب وہ لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے شریعت موسوی کی پیروی سے خدا کا مقرب بننے کے بعد مرتبہ نبوت پانے کو مانتے ہیں تو پھر یہ کیوں نہیں مانتے کہ کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرکے یہ مرتبہ پا سکتا ہے صاف ظاہر ہے کہ اس جگہ حضرت مسیح موعودؑ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بالمقابل اپنے مرتبہ نبوت پانے کا ثبوت دینا مطلوب تھا اور یہ سمجھانا مقصود تھا کہ جب شریعت موسوی کے تابع حضرت عیسےٰ علیہ السلام بطور نبی آ سکتے ہیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی کے طفیل کیوں کسی کو یہ مرتبہ نہیں مل سکتا اور مقصود یہ تھا کہ مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے طفیل نبوت کا وہی مرتبہ ملا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملا ہے ہاں آگے چل کر مثیل عیسیٰ کو یعنی خود اپنے تئیں ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی قرار دے کر ذریعہ حصول نبوت کا فرق بھی بیان کر دیا ہے مگر تقابل کے موقعہ پر اس عبارت میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے مرتبہ نبوت کے ساتھ مستقلہ کا لفظ رکھتے تو اس تقابل سے یہ احتمال پیدا ہوتا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے مرتبہ نبوت پانے والا بھی مستقل نبی ہے لہذا اس غلط فہمی سے بچانے کے لئے آپ نے نبوت کے ساتھ مستقلہ کا لفظ استعمال نہیں فرمایا تا اس بات پر دلیل ہو کہ مسیح محمدی بھی مرتبہ نبوت پانے میں نفس نبوت کے لحاظ سے نبی ہے اور انبیاء کے زمرہ کا فرد ہے لیکن اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے مرتبہ نبوت پانے والے کے ساتھ اس غلط فہمی سے بچانے کے لئے غیر مستقلہ کا لفظ بڑھا دیتے تو مصری صاحب جیسے فاضل فوراً اس کو دلیل بنا سکتے تھے کہ مسیح موعود غیر مستقل نبی ہونے کی وجہ سے زمرہ انبیاء کے فرد نہیں مگر اب وہ ایسا نہیں کہہ سکتے کیونکہ نبوت حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے تقابل میں امت محمدیہ کے جس فرد کے اس مرتبہ پانے کا ذکر ہے جو حضرت عیسےٰ کو ملا تھا وہ مسیح محمدی ہی ہے۔ اور چونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور مسیح محمدی دونو کے ایک ہی مرتبہ پانے کا ذکر ہے اس لئے مسیح محمدی کا بھی نفس نبوت اور نبوۃ مطلقہ کے لحاظ سے نبی ہونا لازم آیا اور جب اس کا زمرہ انبیا کا فرد ہونا ثابت ہو گیا تو آگے چل کر آپ نے اس امر کی وضاحت فرما دی کہ مثیل عیسےٰ یعنی مسیح محمدی ایک پہلو سے نبی ہے اور ایک پہلو سے امتی یعنی اس کی نبوت مستقلہ نہیں

باقی صفحہ ۵

وصایا

ضروری نوٹ :- (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان۔ سکرٹری صاحبان مال اور سکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۶۹۲۹ :- میں فوزیہ بیگم بنت نواب محمد عبداللہ خانصاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۱۰۸-C ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ر جون ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد -/۵۰ روپے جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں داخل کرتی رہوں گی اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ :- فوزیہ بیگم ۱۰۸-C ماڈل ٹاؤن۔ لاہور۔ گواہ شد :- مرزا مبارک احمد بیت الذکر ربوہ۔ گواہ شد :- مرزا عزیز احمد دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۶۹۳۴ :- میں فاطمہ بی بی بیوہ سید عبدالغفور قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۷۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن سیالکوٹ ڈاک خانہ سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ جو میں نے اپنے خاوند کی زندگی میں ان کو معاف کر دیا تھا۔ اور مخا مزارعہ رقبہ چاہ وباراتی ۲ ۱/۲ ایکڑ تقریباً میرے حصہ کی ہے۔ جس کی مالیت تقریباً -/۱۲۰۰ روپیہ ہے۔ زیور طلائی ۱ ۱/۲ تولہ وزنی جس کی قیمت -/۲۱۰ روپیہ ہے کل میزان -/۱۴۱۰ روپے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بخزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز اس زمین کی آمد سالانہ -/۷۵ روپے ہو جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہوں گی۔ فقط

راقم الحروف مرزا علام نبی چغتائی ولد مرزا پیر محمد مرحوم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ حلقہ پوران نگر شہر سیالکوٹ۔

الامتہ :- فاطمہ بی بی بقلم خود۔ گواہ شد سید محمد احمد ولد سید عبدالغفور پسر موصیہ کردہ ۳/۲۳۸ محلہ پوران نگر سیالکوٹ شہر گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ ۲۳/۳/۶۲

مسل نمبر ۱۶۹۳۹ :- میں محمد علی احمد ولد خدابخش صاحب قوم راٹھ راجپوت پیشہ ملازمت عمر انیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بمعہ الاؤنس -/۹۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :- محمد علی احمد ابن خدابخش صاحب محلہ دارالیمن ربوہ۔ معرفت جمال بیکری گولبازار ربوہ گواہ شد :- عبدالرحمٰن شاکر ولد نعمت اللہ گوہر بی اے کارکن دفتر وصیت ربوہ ۲/۱۱/۶۲۔ گواہ شد محمد ابراہیم وینس انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ ۲۷/۱۱/۶۲

مسل نمبر ۱۶۹۴۰ :- میں نواب بی بی زوجہ خدابخش صاحب قوم کھیڑے جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ر دسمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے جو کہ میں وصول کر چکی ہوں اور نقد روپیہ مبلغ -/۴۰۰ روپیہ ہیں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بعد ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ راقم الحروف محمد علی کارکن نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ۔ گواہ شد خدابخش ولد فقیر محمد خاوند نواب بی بی۔ جمال بیکری گولبازار ربوہ۔ گواہ شد خوشی محمد ابن خدابخش پسر نواب بی بی ۱/۱۲/۶۲۔

مسل نمبر ۱۶۹۴۱ :- میں بشیر احمد ولد فیروز الدین صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۷ ج ب کلاں ڈاک خانہ چک ۵۵ ضلع لائل پور حال دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ -/۹۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد بشیر احمد چک ۲۷ ج ب کلاں تحصیل و ضلع لائلپور حال دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان۔ گواہ شد محمد ابراہیم وینس انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد چوہدری بشیر احمد ہیڈ کلرک دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۶۹۴۲ :- میں محمد حسین خاں ولد غلام حیدر خاں قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء/۱۹۱۷ء ساکن چک ۳۶ شمالی ڈاک خانہ ایضاً ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱- بمقام موضع جمالی (بلوچاں) تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں ۱/۲ ۱۱ بیگھہ زرعی زمین بارانی ہے۔ اس وقت اس سے مجھے کوئی آمد نہیں آتی۔ اشتمال اراضی کے بعد کچھ امید ہو سکتی ہے

۲- اس وقت اس زمین کی قیمت زیادہ سے زیادہ -/۱۰۰ روپیہ فی بیگھہ کے حساب سے کل -/۱۱۵۰ روپیہ بنتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں (۳) بیوی کی وفات کے بعد عرصہ ہوا میں نے مکان بچوں میں تقسیم کر دئے تھے۔ اب ان میں میرا کوئی حصہ نہیں۔ میں ایک لڑکے کے ہاں رہتا ہوں۔ (۴) میری -/۷۲/۲۵ روپے ماہوار پنشن ہے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات کے بعد اگر اسکے علاوہ کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ محمد حسین خاں ضلعدار پنشنر ڈاکخانہ و بمقام چک ۳۶ شمالی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد ممتاز حسین خاں احمدی ڈاک خانہ و بمقام چک ۳۶ شمالی ضلع سرگودھا گواہ شد خاکسار محمد عالم احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا ۸/۱۱/۶۲۔

مسل نمبر ۱۶۹۴۳ :- میں مسعودہ بیگم زوجہ عبدالحکیم اکمل مبلغ ہالینڈ قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ کوارٹرز تحریک جدید ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ر نومبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱- میری غیر منقولہ جائیداد از قسم مکان وغیرہ نہیں۔ ۲- منقولہ جائیداد بالیاں اور انگشتریاں وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۳۳ روپیہ ہیں۔

۳- علاوہ ازیں ایک ہزار روپیہ مہر بذمہ شوہر واجب الادا ہے۔ ۴- میرا گزارہ بذمہ شوہر ہے۔ مگر بحیثیت معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ اس وقت -/۶۵ روپیہ ماہوار تنخواہ بھی ملتی ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں کہ آئندہ جو بھی کمی بیشی میری جائیداد یا آمدنی میں ہوگی اس پر نیز بعد وفات میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا۔۔۔۔

الامتہ مسعودہ بیگم معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ۔ گواہ شد عبدالحکیم اکمل شوہر وصیت کنندہ معرفت وکالت تبشیر ربوہ ۱۸/۱۱/۶۲۔ گواہ شد ... طاہر متعلم بی اے آنرز تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ہندوستانی وفد کراچی پہنچ گیا۔ باقاعدہ بات چیت آج شروع ہوگی

مذاکرات کے تیسرے دور میں اختلافات اور کم ہونے کی توقع

کراچی ۸ فروری۔ کشمیر اور متعلقہ امور کے متعلق پاک وہند مذاکرات میں شرکت کے لئے سردار سورن سنگھ کی قیادت میں ہندوستان کا وفد کل تیسرے پہر یہاں پہنچا۔ مذاکرات آج شروع ہو رہے ہیں۔

ہوائی اڈے پر وزیر خارجہ مسٹر بھٹو قائم مقام فارن سیکرٹری مسٹر خواس، برطانوی ہائی کمشنر سر موریس جیمز اور دفتر خارجہ پاکستان اور ہندوستانی ہائی کمشن کے افسروں نے سردار سورن سنگھ کا استقبال کیا۔ سردار سورن سنگھ نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ میں اب آئے دن پاکستان آنے لگا ہوں۔ راولپنڈی میں مذاکرات کے چند ہفتے بعد میں کراچی آیا ہوں قبل ازیں ۱۲ سال پہلے میں مشرقی اور مغربی پاکستان میں تارکین وطن کی جائیداد کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کے لئے ہندوستانی مندوب کی حیثیت سے آیا تھا۔ میں مسٹر بھٹو کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کے لئے کراچی آنے کی دعوت دی۔ ہم نے دہلی میں جس جگہ بات چیت چھوڑی تھی وہیں سے ہم دوبارہ شروع کریں گے۔ دہلی میں ہم مسئلہ کشمیر کا تسلی بخش حل تلاش کرنے کے اہم مسئلے پر اپنے اختلافات کم کرنے میں اور بات چیت کو آگے بڑھانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

دریں اثنا مسٹر بھٹو نے وزیر خارجہ کی ذمہ داریاں بھی سنبھال لی ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں اور امید کرتا ہوں کہ انکی رہنمائی کی بدولت دونوں ملکوں کے درمیان زیادہ گہرے اور مضبوط روابط استوار ہو جائیں۔ میں اس بات پر بھی اطمینان کا اظہار کرتا ہوں کہ دونوں ملکوں میں ہماری مشترکہ اپیل کا اچھا اثر ہوا ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کے اخبارات اور رائے عامہ کے لیڈروں نے کشیدگی کم کرنے میں خاصی مدد دی ہے اور ایسی بات سے اجتناب کیا ہے جس سے کشمیر اور دوسرے تنازعات کے کامیاب تصفیے کے امکانات پر برا اثر پڑ سکتا ہو۔

نئی دہلی سے روانگی کے وقت سردار سورن سنگھ نے ہوائی اڈہ پر رپورٹروں سے بات چیت کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ کراچی کے مذاکرات میں دونوں وفدوں کے درمیان اختلافات کا دائرہ اور محدود ہو جائے گا اور بات چیت اور آگے بڑھے گی۔ ایک مختصر بیان میں انہوں نے کہا کہ کراچی میں ہم بات چیت اسی مقام سے پھر شروع کریں گے جہاں ہم نے دہلی کانفرنس میں چھوڑی تھی۔ دہلی میں ہم بعض عبوری نتائج پر پہنچ گئے تھے۔ مجھے امید ہے کہ کراچی کانفرنس میں دونوں ملکوں کے اختلافات اور کم ہو جائیں گے اور بات چیت اور آگے بڑھے گی۔

مسٹر بھٹو سے امریکی سفیر کی ملاقات

کراچی ۸ فروری۔ امریکی سفیر مسٹر میکناگھی نے کل صبح وزیر خارجہ پاکستان مسٹر بھٹو سے ان کی قیامگاہ واقع کلفٹن پر ملاقات کی۔ یہ ملاقات تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کے مذاکرات سے متعلق امور پر تبادلہ خیالات ہوا۔

برطانوی ہائی کمشنر سر موریس جیمز نے وزیر خارجہ سے کل شام ملاقات کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے بھی کشمیر کے مسئلے پر بات چیت کی۔ اگرچہ سرکاری ذرائع نے ان ملاقاتوں سے متعلق کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔ تاہم مبصرین کا خیال ہے کہ مذاکرات میں تعطل کی صورت میں مغربی مداخلت کے امکان پر بات چیت ہوئی۔

کل شام سرکاری مہمان خانے میں ہندوستانی وفد کے اعزاز میں جو دعوت دی گئی اس میں امریکی سفیر مسٹر میکناگھی بھی شریک ہوئے۔

ایف اے کا امتحان پرائیویٹ دینے کی عام اجازت

لاہور۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور نے تمام قسم کے پرائیویٹ امیدواروں کو ایف اے کا امتحان دینے کی اجازت دے دی ہے۔ اس سے قبل صرف چند قسم کے امیدوار مثلاً خواتین، سرکاری ملازم اور اساتذہ یہ امتحان پرائیویٹ طور پر دے سکتے تھے تاہم اس رعایت سے صرف وہی امیدوار فائدہ اٹھا سکیں گے جنہوں نے میٹرک یا اس کے مساوی کوئی دوسرا امتحان کم سے کم دو سال قبل پاس کیا ہوگا یا جنہوں نے ایف اے حصہ اول کا امتحان ایک سال قبل پاس کیا ہوگا۔ اس کے علاوہ امیدوار کو بورڈ کے علاقائی حدود میں رہائش پذیر ہونے کے ثبوت میں سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوگا۔

صدر ایوب راولپنڈی پہنچ گئے

راولپنڈی ۸ فروری۔ صدر محمد ایوب خاں کل شام سرگودھا سے بذریعہ طیارہ راولپنڈی پہنچ گئے۔ وہ سرگودھا کے دوروزہ دورے میں شکار کے لئے موضع سوڈھی متصل وادی سون بھی گئے۔

پاکستان خوراک میں خود کفیل ہو چکا ہے

سرکاری افسروں کیلئے علاقائی زبانیں سیکھنا ضروری قرار دیا جائیگا

ملتان ۸ فروری۔ صوبائی وزیر خوراک و زراعت ملک قادر بخش نے کل بتایا کہ ملک خوراک میں خود کفیل ہو چکا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ علاقائی زبانوں کا درجہ اول و دوم کے افسروں کے لئے سیکھنا ضروری قرار دے دیا جائے گا اور ان کے لئے علاقائی زبانوں کا امتحان پاس کرنا لازمی ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ افسروں کو علاقائی زبان سیکھنے کی پابندی کا قدم اس لئے اٹھایا گیا ہے کہ نظم ونسق غیر تعلیم یافتہ عوام سے قریب تر ہو جائے۔ انہوں نے ایبڈو زدہ سیاستدانوں کی جانب سے ایک یونٹ پر نکتہ چینی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ سیاستدان منفی تصورات اور تخریبی سرگرمیوں میں خصوصیت کے حامل ہیں اور ملک کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو مسائل کو ٹھوس اور تعمیری نقطۂ نظر سے دیکھیں۔ ملک قادر بخش نے کہا کہ ملک میں سیاستدانوں کا کال نہیں البتہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ بے غرض سماجی اور قومی کارکن ایجر اصحاب جو شیلے لیڈروں کی ہے تاکہ وہ ملک کے غریب عوام کی حالت سدھارنے کے لئے کام کو سیکھیں۔ ملک قادر بخش نے کہا کہ اپنی مدد آپ عجلت کے ساتھ قومی ترقی کا بہترین طریقہ ہے۔ انہوں نے زرعی ترقی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ زراعت پیشہ لوگ موقعہ پر تیار ہو گئے ہیں اور انہوں نے ملک کو خوراک میں خود کفیل بنا دیا ہے اور پھلوں کی فاضل پیداوار کی ہے۔ اب یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ کاشتکار کو نفع خوروں سے بچائے جن میں دلالی اور آڑھتی شامل ہیں۔

ماہی پروری (مچھلیاں پالنے) کی تربیت

ماہی پروری نفع مند مشغلہ کے علاوہ آمدنی کا معقول ذریعہ ہے۔ یہ آمد پیدا کرنے کے لئے زیادہ سرمایہ کی بھی ضرورت نہیں۔ ایک تالاب چھوٹا ہو یا بڑا بنیادی سرمایہ ہے۔ اس صنعت کو فروغ دینے کے لئے حکومت مغربی پاکستان نے بعض تربیتی مراکز قائم کئے ہوئے ہیں۔ جن میں سے ایک اہم مرکز لاہور شیخوپورہ روڈ پر شاہدرہ سے چار پانچ میل دور کوٹ عبد المالک ہے۔ اس مرکز میں ماہی پروری کے لئے ایک ششماہی کورس عنقریب شروع ہونے والا ہے نہ صرف اس میں مفت تعلیم دی جائے گی بلکہ منتخب امیدواروں کو ۱۰۰/- روپیہ ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ ٹریننگ کی تکمیل کے بعد حکومت پر ملازمت مہیا کرنے کی کوئی ذمہ داری نہ ہوگی۔ دوران تربیت قیام وطعام کا اپنا انتظام کرنا ہوگا۔ امیدواروں کے لئے انگریزی جاننا ضروری ہے مگر ترجیح میٹرک پاس کو دی جائے گی۔

دیہات میں رہنے والے اور خاص طور پر زراعت پیشہ نوجوانوں کے لئے بڑا اچھا موقعہ ہے۔ وہ آسانی سے اپنی زمین میں ایک تالاب بنا سکتے ہیں۔ ان کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تربیت اٹھانی چاہیئے۔ چھ ماہ کا عرصہ کوئی فنی مہارت حاصل کرنے کے لئے لمبا نہیں ہے۔

جو نوجوان داخلہ لینا چاہیں۔ وہ حسب ذیل پتہ پر درخواست دیں۔

انچارج فشریز ٹریننگ سنٹر کوٹ عبد المالک شاہدرہ

درخواستیں ۱۵/۲/۶۳ تک وہاں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

مری میں برف باری

راولپنڈی ۸ فروری۔ آج موسم سرما کی طویل خشک سالی کے بعد مری میں برف پڑی۔ برف تیسرے پہر پڑنا شروع ہوئی تھی۔ اور آخری اطلاع پہنچنے تک ۱۲ انچ پڑ چکی تھی۔

راولپنڈی میں طویل وقفہ کے بعد بارش

راولپنڈی ۸ فروری۔ کل صبح بارش نے وہ خشک سالی ختم کر دی ہے جو سرمائی فصلوں کے لئے مہلک ہوتی ہے۔ راولپنڈی میں موسم سرما میں ۲ ماہ کے طویل وقفہ کے بعد بارش ہوئی اس سے گندم نخود اور تمباکو کی فصلوں کو فائدہ پہنچے گا۔